السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے خاندان کی دولڑکیوں کانکاح وٹہ سٹہ کے طورپر ہوا بوقت نکاح ایک لڑکی بالغہ تھی اوراس کی رخصتی ہوگئی جبکہ دوسری لڑکی کی رخصتی نابالغہ ہونے کی وجہ سے نہ ہوسکی ۔ بڑی لڑکی والوں نے فریق ثانی سے یہ شرط لکھوائی کہ اگرتم نے اپنی لڑکی کی رخصتی نہ کی تو مبلغ چالیس ہزارروپیہ ہمیں اداکرناہوگا ۔ بڑی لڑکی کے ہاں دوبچے پیداہوئے اورتیسری مرتبہ حاملہ تھی کہ اس کے خاوند نے خودکشی کرلی ۔ بعض وجوہات کی بنا پر فریقین میں ناچاقی پیداہوچکی ہے ۔ بیوہ کے والدین اپنی لڑکی کی آگے شادی کرنا چاہتے ہیں ،جبکہ چھوٹی لڑکی والے اس میں رکاوٹ ڈالتے ہیں اورمطالبہ کرتے ہیں کہ پہلے ہماری لڑکی کوطلاق دوپھراس کی آگے شادی کرو۔ بڑی لڑکی والوں کاموقف ہے کہ حسب شرط (جوتحریرشدہ ہے) تم مبلغ چالیس ہزارروپیہ اداکرو، پھر ہم تمہاری لڑکی کو طلاق دیں گے ۔ایسے سنگین حالات میں کیاکرناچاہیے ؟کتاب وسنت کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہمارے ہاں معاشرہ میں شریعت سے ناواقفیت کی بنا پر بعض لوگ جاہلانہ رسم ورواج کوبڑی سختی سے تھامے ہوتے ہیں ان میں سے ایک رسم نکاح وٹہ سٹہ ہے جسے عربی زبان میں نکاح شغار کہا جاتا ہے ۔ بلاشبہ یہ نکاح دورجاہلیت کی یادگارہے اوراسلام نے اس کے متعلق حکم امتناعی جاری کیا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاارشادگرامی ہے کہ ''دین اسلام میں نکاح وٹہ سٹہ کاکوئی وجودنہیں ہے ۔'' [صحیح مسلم ،النکاح :۱۴۱۵]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح وٹہ سٹہ سے منع فرمایا ہے ۔ [صحیح بخاری ،النکاح :۵۱۱۲]

واضح رہے کہ نکاح وٹہ سٹہ ہرصورت میں حرام ہے ،خواہ حق مہر رکھا گیا ہویاتبادلہ نکاح کوہی حق مہر قرار دیاگیا ہو۔ ان احادیث کے پیش نظر اصولی طورپر صورت مسؤلہ میں دونوں نکاح باطل ہیں لیکن لاعلمی کی وجہ سے ایک لڑکی کی رخصتی ہوچکی ہے اوراس کے بطن سے اولاد بھی پیداہوئی ہے ، نیزاس کاخاوند بھی فوت ہوچکا ہے اس بنا پر احتیاط کاتقاضا یہی ہے کہ اس کے متعلق گنجائش نکالی جائے ، البتہ چھوٹی لڑکی جس کاصرف نکاح ہوا ہے ابھی رخصتی عمل میں نہیں آئی ۔ اس کے نکاح کوکالعدم اورباطل قراردیا جائے ، اس لئے بچی کے والدین فریق ثانی سے طلاق لئے بغیر آگے نکاح کرسکتے ہیں ۔اسی طرح بڑی لڑکی کے والدین کاان سے چالیس ہزارروپے کامطالبہ کرنابھی درست نہیں ہے ۔ کیونکہ ایسا کرناصریح ظلم ہے جس کے متعلق شریعت اجازت نہیں دیتی ہے ، نیزایک حدیث کے مطابق جوشرط کتاب اللہ سے ٹکراتی ہواوراس کاثبوت شریعت میں نہ ملتا ہووہ سرے سے باطل ہوتی ہے ۔ اس لئے نکاح کے ساتھ یہ شرط بھی کالعدم قرارپائے گی اگرچھوٹی لڑکی والے طلاق لینے پراصرار کرتے ہیں توبڑی لڑکی والوں کوچاہیے کہ وہ اسے اپنی عزت کامسئلہ نہ بنائیں بلکہ اپنی لڑکی کاگھر بسانے کے لئے چھوٹی لڑکی کوطلاق دے دیں اورہرقسم کے مطالبہ سے دستبردارہوجائیں ۔ ویسے شریعت مطہرہ نے لڑکی کوبالغ ہونے کے بعد یہ اختیار دیا ہے کہ اگروہ چاہیے توبچپن میں ہونے والے نکاح کومسترد کردے لیکن یہ خیار بلوغ صرف اس صورت میں استعمال کیا جاسکتا ہے کہ وہ بلوغت کے فوراًبعد نکاح کے متعلق اپنی ناگواری کااظہار کردے ۔ یہ اختیار عرصۂ درازتک کے لئے حاصل نہیں رہتا ۔ الغرض چھوٹی بچی کانکاح شغار ہونے کی بنا پر کالعدم ہے اوراس کے سرپرست آگے نکاح کرنے کے مجازہیں ۔ اسی طرح کسی فریق کادوسرے سے رقم وغیرہ کامطالبہ کرنا بھی شرعاًصحیح نہیں ہے ۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:347